Jinnah
January 23,2010

تمباکونوشی کے نقصانات اور تدارک کے اقدامات (آخری حصہ)

ایک غیر سرکاری تنظیم دی نیٹ ورک نے 2006ء میں سکول جانے والے 632 طلبہ کا سروے کرایا، جس سے معلوم ہوا کہ شہر میں رہنے والے پندرہ سے اٹھارہ برس کی عمر کے طلباء میں سے 28 فیصد تمباکونوشی کا شکار ہیں۔ پاکستان میں اس وقت تمباکو کی مصنوعات تیار کرنے والی 57 کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ جبکہ کل مارکیٹ کا 78 فیصد یہاں موجود بین الاقوامی کمپنیوں کے ہاتھ میں ہے، جن میں برٹش، امریکن ٹوبیکو کمپنی کا ذیلی ادارہ پاکستان ٹوبیکو کمپنی اور فلپ مورس انٹرنیشنل شامل ہیں۔ حکومت پاکستان نے 2002ء میں انسداد تمباکونوشی وتحفظ غیر تمباکونوشاں آرڈیننس 2002ء جاری کیا۔ اس آرڈیننس کے سیکشن 5 کے مطابق تمام پبلک مقامات بشمول سرکاری و غیر سرکاری دفاتر، ہسپتال، تعلیمی ادارے، ہوائی اڈے، ہوٹل، بس اڈے، ریلوے اسٹیشنز، سینماز اور لائبریریز وغیرہ میں تمباکونوشی ممنوع اور جرم ہے۔ سیکشن 6 کے تحت پبلک ٹرانسپورٹ میں تمباکونوشی جرم ہے۔ سیکشن 8 کے مطابق 18 سال سے کم عمر افراد کو سگریٹ بیچنا ممنوع اور جرم ہے۔ سیکشن 9 کے تحت تمام تعلیمی اداروں کے گرد 50 کلومیٹر کے احاطے میں سگریٹ سٹور، فروخت اور ترسیل ممنوع اور جرم ہے جبکہ سیکشن 10 کے مطابق تمام پبلک مقامات کے مالک، منیجر اور انچارج کے لئے لازم ہے کہ بلڈنگ میں نمایاں جگہ پر 'نوسموکنگ' یا 'سگریٹ نوشی جرم ہے' کا بورڈ آویزاں کرے۔ اس قانون کی خلاف ورزی پر مختلف سزاؤں کا اطلاق ہوتا ہے، جن میں 3 ماہ قید اور ایک ہزار روپے سے لے کر ایک لاکھ روپے تک جرمانہ شامل ہے۔ بعد ازاں حکومت پاکستان نے 2009ء میں مخصوص مقامات پر سگریٹ نوشی کی اجازت بھی واپس لے لی۔ بین الاقوامی سطح پر انسداد تمباکو کے طریقہ کار کا کنونشن (Framework Convention on Tobacco Control) ایک عالمی معاہدہ ہے، جسے مختصراً ایف سی ٹی سی کہا جاتا ہے۔ یہ معاہدہ 23 مئی 2003ء کو عالمی اسمبلی برائے صحت نے منظور کیا، جو 27 فروری 2005ء سے نافذ العمل ہوا اور اب تک 168 ممالک نے اس پر دستخط کر دیئے ہیں جبکہ 140 ممالک نے اس معاہدے کی باقاعدہ توثیق کر کے اسکے فریق کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ پاکستان بھی 3 نومبر 2004ء کو اس معاہدے کی توثیق کر چکا ہے۔ ایف سی ٹی سی کا مقصد تمباکو کے استعمال اور اسکے دھوئیں کے مضر اثرات سے موجودہ اور آنے والی نسلوں کو بچانا اور انہیں تمباکو کی سماجی اور معاشی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھنا ہے۔ یوں 140 ممالک اس معاہدے کی توثیق کر کے تمباکو کے خلاف عالمی جدوجہد میں شامل ہو چکے ہیں۔ FCTC کے آرٹیکل 13 کے تحت رکن ممالک پر لازم قرار دیا گیا ہے کہ وہ توثیق کے پانچ سال کے اندر تمباکو کی تشہیر، فروغ اور سپانسرشپ پر جامع پابندی لگائیں گے۔ نیز اس پابندی میں تمباکو کی سرحد پار سمگلنگ کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ معاہدے کے اکثر ممالک نے ٹھوس اقدامات کئے ہیں اور چند ایک نے اپنے ملک میں تمباکو کی تشہیر، فروغ اور سپانسرشپ پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے۔ ایف سی ٹی سی کے آرٹیکل 11 کے مطابق توثیق کرنے والے ممالک نے سگریٹ کی ڈبیوں پر تمباکونوشی کے انسانی صحت پر مضر اثرات کے بارے میں تنبیہہ کو پیکٹ کے سامنے اور مجموعی طور پر 50 فیصد حصے پر شائع کرنے کی پابندی پر عمل درآمد کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ یہ تنبیہہ ہر ملک کی اپنی اور عام فہم زبان میں ہونی چاہیے اور اس کو زیادہ موثر بنانے کے لئے سگریٹ کے پیکٹوں پر تصویری علامات کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔ نیز ان پیکٹوں پر گمراہ کن اور مغالطہ انگیز وارننگ یا لیبل لگانا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس معاہدے کے آرٹیکل 8 کے تحت سیکنڈ ہینڈ سموک کے تباہ کن اثرات روکنے کے لئے پابندی لگائی گئی ہیں، تاکہ سگریٹ کے دھوئیں سے بالواسطہ متاثر ہونے والے افراد کی صحت کو لاحق خطرات رفع ہو سکیں۔ لہٰذا تمام فریقوں کے لئے لازم قرار دیا گیا ہے کہ وہ پبلک مقامات، پبلک ٹرانسپورٹ اور بند عوامی مقامات پر سگریٹ نوشی کو ممنوع قرار دیں۔ FCTC کے آرٹیکل 15 میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ تمباکو کی سمگلنگ کو روکنے کے لئے وسیع پیمانے پر اقدامات کی ضرورت ہے۔ تمباکو کی سمگلنگ کی روک تھام اور قانون پر عمل درآمد کرانے کے لئے رکن ممالک کو ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کا پابند بھی کیا گیا ہے۔ معاہدے کے آرٹیکل 6 میں تمباکو پر ٹیکس میں اضافے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے اور تمباکو کی ڈیوٹی فری فروخت کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس ٹیکس میں اضافہ تمباکونوشوں میں اس فعل کی روک تھام کے لئے اہم ثابت ہو سکتا ہے۔ آرٹیکل 4,5,19 کے تحت تمباکو کی روک تھام کے لئے قانونی چارہ جوئی کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ FCTC کے آرٹیکل 23 کے تحت ایک موثر کانفرنس آف پارٹیز معاہدے کی نگرانی پر مامور کی گئی ہے۔ جبکہ آرٹیکل 26 میں طے کیا گیا ہے کہ تمام فریق ممکنہ ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے ترقی پذیر ممالک میں تمباکو کی روک تھام کے لئے مالی ذرائع کا بندوبست کرینگے۔

پاکستان میں ادارہ برائے تحفظ صارفین 'دی نیٹ ورک' برس ہا برس سے عوامی صحت کے شعبے میں قانون سازی کے لئے لابنگ کر رہا ہے اور اس نے اس سلسلے میں مختلف قوانین کی تیاری اور نفاذ میں اہم کردار ادا کیا ہے یہ ادارہ Committee on Tobacco Advertisement Guidelines کا رکن ہے، جسے وزارت صحت، عالمی ادارہ صحت، ہیلتھ پالیسی فورم اور پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کا تعاون حاصل ہے۔ دی نیٹ ورک کی کوششوں سے حکومت نے 'انسداد تمباکونوشی و تحفظ غیر تمباکونوشاں آرڈیننس 2002 جاری کیا اور بعد ازاں صحت عامہ سے متعلق انسداد تمباکونوشی کے پہلے بین الاقوامی معاہدے ایف سی ٹی سی پر 2004ء میں دستخط کئے۔ اگرچہ تمباکونوشی کے خلاف 2002ء کے آرڈیننس میں ڈھکی ہوئی جگہوں، پبلک مقامات اور پبلک ٹرانسپورٹ میں سگریٹ نوشی کی ممانعت کے علاوہ نابالغوں کو سگریٹ کی فروخت پر پابندی اور سگریٹ کی ڈبیا پر تمباکونوشی کے مضر اثرات سے متعلق وارننگ درج کرنے کی پابندی شامل تھی۔ تاہم سگریٹ بنانے والی کمپنیوں کو پابند نہیں کیا گیا تھا کہ وہ سگریٹ میں شامل اجزاء کے بارے میں لیبل پر تفصیلات بھی فراہم کریں اور نہ ہی انہیں عوام کو دھوکہ دہی کے ذریعے اپنے تیار کردہ سگریٹ کو دوسروں سے کم نقصان دہ ثابت کرنے میں کسی پابندی کا سامنا تھا۔ FCTC نے ان کمیوں کو پورا کیا اور سگریٹ تیار کرنے والی کمپنیوں کو مزید پابندیوں میں جکڑا۔ دی نیٹ ورک نے انسداد تمباکونوشی کے لئے سگریٹ کے پیکٹ کے ڈیزائن اور اس پر چھپی عبارت اور مختلف علامتوں میں تبدیلیاں کروانے کے لئے ایک ملک گیر مہم کا آغاز کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے اسے عالمی ادارہ 'بلوم برگ' مالی و تکنیکی امداد فراہم کر رہا ہے۔ اس مہم یا منصوبے کے مقاصد میں تمباکونوشی کے قوانین میں درج ذیل تبدیلیاں کروانا شامل ہیں (۱) سگریٹ کے پیکٹ کے کم از کم 50 فیصد حصے پر سگریٹ نوشی کے صحت پر مضر اثرات کے بارے میں تصویری وارننگ دی جائے، تاکہ ان پڑھ لوگ بھی تمباکو کے مضر صحت اثرات کا ادراک کر سکیں (۲) سگریٹ یا تمباکو کی کسی بھی پراڈکٹ کے اجزائے ترکیبی کی تفصیلات پیکٹ پر درج کی جائیں (۳) سگریٹ یا تمباکو کی کسی بھی پراڈکٹ کے بارے میں ایسے بیانات ممنوع قرار دیئے جائیں، جو لوگوں کو اس مغالطے میں ڈالیں کہ یہ پراڈکٹ مفید یا دوسروں سے کم نقصان دہ ہے (۴) کھلے سگریٹ یا چھوٹے پیکٹوں میں سگریٹ فروخت کرنا ممنوع قرار دیا جائے۔ عوام میں صحت عامہ سے متعلق شعور بیدار کرنے کے اس منصوبے میں کامیابی کے لئے ادارہ ہذا (نیٹ ورک) قومی اور صوبائی سطح پر سیمینار منعقد کرنے اور میڈیا کے ذریعے لوگوں کو آگاہی دینے کے علاوہ وزارت صحت اور پارلیمنٹ میں موجودہ فیصلہ سازوں سے رابطہ بھی کر رہا ہے تاکہ اس مسئلے کی سنگینی کے بارے میں انہیں جانکاری دی جائے اور اس حوالے سے قوانین سازی کی راہ ہموار کی جائے۔ تاہم پاکستان جیسے ترقی پذیر اور کم شرح خواندگی کے حامل ملک میں صحت عامہ خصوصاً تمباکونوشی کے تباہ کن اثرات سے متعلق شعور پیدا کرنے اور اس زہر قاتل پر موثر کنٹرول کے لئے سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر مزید اور ہنگامی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔